روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر عبدالسمیع خان

منگل 20-جون 2000ء - 46 ربیع الاول 1421 ہجری - 20 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 137

حالت رکوع کی دعا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت رکوع میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ تیری خاطر میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا دماغ اور ہڈیاں اور اعصاب تیری اطاعت میں جھک چکے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب الدعاء فی صلوۃ اللیل۔ حدیث نمبر 1290)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مقبول دعائیں

دعاؤں کا عبودیت سے کامل رشتہ ہے اور یہ بہت پُر اثر ہیں

اللہ تعالیٰ بعض اوقات فکر کو دعا کی صورت میں قبول فرما لیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جون 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 16 جون 2000ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مضمون جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے دعائے قنوت کا ترجمہ بیان فرمایا۔ اے اللہ میں تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں، بخشش طلب کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں، تیری بہترین ثنا کرتا ہوں، تیرا شکر کرتا ہوں اور کفر نہیں کرتا اور جو تیری نافرمانی کرے اسے الگ چھوڑ دیتا ہوں، اے اللہ میں تیری عبادت کرتا ہوں، تجھی کو سجدہ کرتا ہوں اور تیرے حضور حاضر ہوتا ہوں، تیری رحمت کیلئے دعا کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں یقیناً تیرا عذاب کفار کیلئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے نیا کپڑا پہننے کی دعا بیان فرمائی سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے نیا کپڑا دیا۔ جس نے یہ دعا کی اور پرانا کپڑا صدقہ میں دے دیا تو اسکے لئے بڑا اجر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر دفعہ پرانا کپڑا صدقہ میں دینا ضروری نہیں۔ پرانا کپڑا ضرور اچھی حالت میں ہونا چاہئے پیوند لگا، پھٹا ہوا پرانا کپڑا صدقہ میں نہیں دینا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ نے شادی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعائیں بیان فرمائیں۔ بیوی کے پاس جانے کی دعا بیان فرمائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے بچائے رکھ اور جو اولاد ہو اسے بھی شیطان سے بچائے رکھ۔ اس دعا کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطان سے محفوظ رہے گی۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا یہ پیدائش سے بھی بہت پہلے اولاد کے لئے دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح کی دعائیں کی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں بیویوں کے درمیان انصاف کرنے کی دعا بیان فرمائی۔ رزق کے عطا ہونے کی دعا کی۔ ایک دعا بیان کی اے اللہ مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے سب سے سیدھی راہ عطا فرما۔ اس کے علاوہ غزوہ پر جانے کی دعا، سماعت و بصارت سے پورا فائدہ عطا ہونے کی دعا اور بعض دیگر دعائیں بیان فرمائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

قدیمی مخلص خادم سلسلہ اور حضرت مصلح موعود کے داماد

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب انتقال فرماگئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے داماد محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مورخہ 17 جون 2000ء کو شام چھ بجے انتقال فرماگئے۔ آپکی عمر 84 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 18 جون کو بیت المبارک میں بعد از نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے پڑھائی جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں آپ کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں پر اندرونی چاردیواری میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

حالات زندگی

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کے ہاں 13 مارچ 1916ء کو پیدا ہوئے۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے تک تعلیم پائی اور بی اے میں یونیورسٹی میں سیکنڈ رہے۔ آپ نے 1936ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی تھی۔ مگر تعلیم کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ نے ایم اے میں داخلہ لیا مگر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر کہ ہمیں ایم اے کی ضرورت نہیں آپ نے اپنے امام کے ارشاد پر لبیک کہا اور تعلیم کا سلسلہ ترک کرکے خدمت دین میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے یکم جولائی 1940ء سے 31 دسمبر 1985ء تک 45 سال خدمت دین کی توفیق پائی۔ جس کے بعد دل کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے۔ آپ نے خدمت سلسلہ کے ابتدائی 10 سال سندھ میں بطور لوکل ایجنٹ ایم این سینڈیکیٹ گزارے جہاں پر آپ نے تحریک جدید اور حضرت مصلح موعود کی زمینوں کی نگرانی فرمائی۔ 1950ء میں آپ تحریک جدید کے وکیل مقرر ہوئے۔ اور 1950-2-16 تا 1961-7-21 وکیل التعلیم، 1961-7-22 تا 1969-4-30 وکیل الزراعت اور 69-5-1 تا 31 دسمبر 1985ء وکیل الدیوان رہے۔ دو دفعہ قائمقام وکیل اعلیٰ بھی رہے۔ 22- مارچ 1940ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح اپنی صاحبزادی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ سے پڑھا۔ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیٹی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی ہیں۔

اولاد

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے درج ذیل اولاد اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

1- محترمہ صاحبزادی امۃ البصیر صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ایڈوائزر ورلڈ بنک

2- محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ بیگم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب امریکہ۔

3- محترم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب ربوہ میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔

4- محترمہ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ بیگم ڈاکٹر

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

دو شفاؤں شہد اور قرآن کو تھامے رکھو

مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے

شہد کی مکھی کے نظام کا نظامِ خلافت سے بھی تعلق ہے۔ ایک مرکزی وجود کا حکم ماننا اور اس سے وابستہ رہنا۔

شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی اس لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح مومن بھی کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔

شہد کے متعلق مزید تحقیق کے لئے احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 31 مارچ 2000ء بمطابق 31 امان 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نحل کی آیات نمبر 69-70 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پچھلے دنوں کچھ ایسے خطوط ملتے رہے ہیں جن کے نتیجے میں آج شہد کی مکھی اور اس کے معجزات کے تعلق میں جو خدا تعالیٰ نے اس میں وحی کئے ان کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ اس کا بہت گہرا تعلق نظام خلافت سے بھی ہے اور غالباً لکھنے والوں نے یہی وجہ ہے کہ مجھے متوجہ کیا کہ دیر ہو گئی اس مضمون پر خطبہ نہیں دیا گیا اس لئے اب اس کو بھی اگرچہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مگر دوبارہ یاددہانی کے لئے دوستوں کے سامنے بیان کیا جائے۔

جو آیات کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

اس تعلق میں سب سے پہلے تو میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کے بعد پھر مزید اس مضمون پر سائنسی لحاظ سے جو مختلف لوگوں نے تحقیق کی ہے اس کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے (ﷺ) یقیناً ایک مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابۃ)

ایک اور حدیث سنن ابن ماجہ میں یوں بیان ہوئی ہے' بخاری میں بھی یہی حدیث ہے حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں' شہد اور قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب بخاری کتاب الطب باب العسل)

شہد کی شفا اکثر بدنی ہے اور قرآن کی شفا اکثر روحانی ہے اور بدنی شفا کے ساتھ شہد ایک قسم کی روحانی شفا بھی عطا کرتا ہے لیکن غور و فکر کرنے والوں کے لئے۔ تو اس میں دو باتیں ہیں جن کو مضبوطی سے تھام لو۔ قرآن کریم میں تمام روحانی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔ اور شہد میں اگر تحقیق کی جائے اور اس کے سارے پہلوؤں پر غور سے نظر ڈالی جائے تو ہر قسم کی بدنی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں بخاری کتاب الاطعمہ میں کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز پسند فرماتے تھے اور خصوصیت سے شہد کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری کتاب الطب میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو اسہال کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا۔ پھر آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے اسے شہد پلایا ہے مگر اس کے اسہال میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پھر اسے شہد پلایا اور پھر واپس آ کر کہنے لگا: میں نے اسے شہد پلایا ہے مگر اس نے تو اس کے اسہال میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے مگر تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے' جا اور اسے اور شہد پلا۔ اس پر اس نے اسے مزید شہد پلایا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(بخاری و ترمذی کتاب الطب)

اب اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ شہد سے بہت سی چیزوں کا علاج ممکن ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر شہد ہر بیماری کا علاج کر سکے۔ اس کے متعلق بہت سی تحقیقات شائع ہو چکی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے اس کے رنگ مختلف ہیں اور وہ پھول مختلف ہیں جن سے وہ رس چوستی ہے اور وہ علاقے مختلف ہیں جن جگہوں پہ وہ پھول ملتے ہیں اور پھر ان علاقوں کی اپنی اپنی تاثیرات اور موسم ہیں جن کا ان پھولوں پر اثر پڑتا ہے یا ان پھلوں پر اثر پڑتا ہے جن سے شہد کی مکھی رس چوستی ہے۔ تو ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے اتنا کہ پوری کائنات سمائی ہوئی ہے اس مضمون میں۔ تو قرآن کریم کی یہ دو آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں مضامین بہت وسیع ہیں۔

(فرمایا) اس پوری حدیث کا ترجمہ یہ ہے نقاش ابی وجرہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابی وجرہ شہد کو بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال کرتے تھے۔ یہاں ابی وجرہ کے متعلق صحابی ہونے کا ذکر نہیں ملتا مگر اس روایت کے بعد ایک صحابی کی روایت بھی ہے جو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس پانی لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) مَاءً مُّبَارَكًا

مبارکاً کے وقف سے متعلق حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:- کیونکہ بعض قراء بہت زور دیتے ہیں اس بات پر کہ جب آخر لفظ پڑھا جائے تو تنوین نہیں پڑھنی تو قراء نے اس بارہ میں بہت ہی پیچ دار مسائل بنا لئے ہیں جن کا احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا اور عربوں کا دستور ہے تلاوت کرنے کا اس میں بہتر یہی ہے کہ جو قراء کہتے ہیں جہاں رکا جائے وہاں رک جانا چاہئے' جہاں تنوین نہیں پڑھنی چاہئے وہاں نہیں پڑھنی چاہئے مگر

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اس پر بہت زیادہ زور دینا بھی جائز نہیں کیونکہ بسا اوقات ایک قرآن پڑھنے والا معانی پر غور کر رہا ہوتا ہے اور یہ نکتے جو چھوٹے چھوٹے تنوین کے ہیں وہ فراموش ہو جاتے ہیں۔ اور جب خیال آتا ہے تو اس کے مطابق بھی کرتا ہے تو اس لئے ایسی باتوں پر اتنا زور دینا کہ معانی غائب ہو جائیں یہ درست نہیں ہے۔ بہرحال اب میں روایت عرض کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا۔ پھر فرمایا شہد لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فیہ شفاء للناس۔ پھر زیتون کا تیل لاؤ کیونکہ یہ ایک برکت والے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر پانی شہد اور زیتون کے تیل کو انہوں نے ملا دیا۔ پھر اسے پی گئے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جس بیماری کے لئے آپ نے اسے استعمال کیا اس سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ لکمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری جزء ثانی زیر لفظ النحل)

اب میں سائنس دانوں کی تحقیقات سے متعلق کچھ گزارشات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یورپ میں شہد کے بارہ میں پہلا تحریری ریکارڈ ایک پینٹنگ (Painting) سے ملا ہے جو سپین کے صوبہ Valencia کے ایک شہر Bicorp کے نزدیک ایک غار سے ملی ہے۔ جس میں ایک شخص کو شہد کے چھتے سے شہد اکٹھا کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر ماہرین کے خیال کے مطابق سات ہزار سال قبل مسیح کی ہے۔

(The Hive and the Honey Bee Edited by Dadent and sons Publishers of the American Bee Journal 8th edition 1986)

ایک زمانے میں مصر اور سیریا یعنی شام اور عراق میں شہد کو مردوں کو حنوط کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک مسلمان مصنف عبداللطیف نے ایک بچے کا کیس بیان کیا ہے جس کا جسم شہد کے ایک بڑے مرتبان میں محفوظ کیا گیا تھا اور وہ اسی طرح بالکل محفوظ تھا حالانکہ اس کو حنوط ہوئے مدتیں گزر چکی تھیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس زیر لفظ Honey) قدیم مصر کے حکماء بھی لاشوں کو محفوظ کرنے کی خاطر شہد کا استعمال کیا کرتے تھے۔ کھدائی کے دوران مقبروں سے شہد کی کپیاں برآمد ہوئی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی یہ شہد انسانی استعمال کے قابل تھا۔ چنانچہ سائنس دانوں نے ان کپیوں کے شہد کو پی کے دیکھا وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اس میں کوئی خرابی نہیں تھی۔

(Honey and Health page 18 published by thorsons Publishing Group)

ماہرین کہتے ہیں کہ قازقستان میں چنگار الاتاؤ کی ایک پہاڑی ہے اس میں جو شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں ان کا دل کے زخموں کو مندمل کرنے سے گہرا تعلق ہے۔ دل کے دورہ سے بچاؤ کے لئے بہت اچھا ہے۔ جب دل کا دورہ پڑ گیا ہو تو اس کے بعد بھی یہاں کا ان پہاڑیوں کا جو شہد ہے وہ دل کے زخموں کو مندمل کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک خاص قسم کی وہاں بوٹی پائی جاتی ہے جس کا نام ہے زی زی کورا بونگی۔ یہ شہد کی مکھی اس بوٹی کے پھلوں پھولوں کا رس چوستی ہے تو اس سے یہ سارے اثرات جن کا ذکر کیا گیا ہے اور تفصیلی ذکر میں نے چھوڑ دیا ہے مگر بڑی تفصیل سے یہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ کس طرح سائنس دانوں نے تحقیق کی، کتنے مریضوں پر تحقیق کی، ان میں سے کتنے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بچ گئے جبکہ ایسے مریض جن کو شہد نہیں دیا گیا، یعنی اس بوٹی کا شہد، ان میں اموات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

(رسالہ سوویت یونین شمارہ نمبر 11-1989ء دفتر ادارہ 103772 ماسکو 3 گ س پ 8)

شہد اور زخم کے مضمون پر Mr.R.J.Armo جو کرسچین میڈیکل سنٹر Kalimanjaro (تنزانیہ) کے ماہر امراض نسواں ہیں انہوں نے ایک رسالہ Tropical Doctor کی اپریل 1980ء کی اشاعت میں اپنا تجربہ یوں بیان کیا کہ ایک پچیس سالہ مریضہ جسے گہرا بیڈ سور (Bedsore) تھا یعنی مریضہ یا مریض جب لیٹے رہتے ہیں تو پیٹھ کے اندر بعض دفعہ اسی کروٹ لیٹے رہنے کی وجہ سے ایسے گہرے سور زپیدا ہو جاتے ہیں، جن کا علاج بہت مشکل ہے اور بعض دفعہ اصل بیماری کی بجائے اسی سور سے لوگ مر جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ پچیس سالہ سرجری کے تجربہ کے دوران ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی جس کو گہری اندرونی بیماری تھی اور اس کو بیڈ سور بھی تھا یا بیڈ سور بھی تھے تو انہوں نے پہلے اس پر شہد استعمال کیا تاکہ بیڈ سور ان کا خیال تھا شہد کے اثر سے ٹھیک ہو جائیں گے لیکن جب آپریشن سے پہلے دوبارہ دیکھا اور مریضہ کا مکمل امتحان لیا تو حیران رہ گئے کہ بیڈ سور تو خیر ٹھیک ہو گئے اصل بیماری بھی غائب ہو گئی، اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

اسی طرح ایک تین سالہ مریضہ کا ذکر کرتے ہیں جو لیپر اٹومی (Laparotomy) کے زخم کی وجہ سے بیمار تھی اور کسی اینٹی بائیوٹک دوا یعنی پنسلین وغیرہ کا وہ بیماری رد عمل ظاہر نہیں کرتی تھی۔ ہر قسم کی دوائیں جو اینٹی بائیوٹک کہلاتی ہیں اس پر استعمال کی گئیں مگر قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوا اس پر تجربۃً شہد صاف پٹی پر لگا کر اسے پٹی کر دی گئی۔ دو ہفتوں کے بعد مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر گھر چلی گئی اور کسی قسم کی کوئی اینٹی بائیوٹک استعمال نہیں کرنی پڑی۔

(Honey and Health by Laurie Croft pp89. Thorsons Publishing Group Wellingborough. Northemptonshire Rochester Vermont 1987)

کینسر کے متعلق بھی شہد میں حیرت انگیز شفا کا مواد موجود ہے۔ ضمناً میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ آجکل جو جینز بدلنا اور ان کے کیریکٹر کو تبدیل کرنا ایک قسم کا جنون ہے جو ڈاکٹروں پر سوار ہے تو ایک ڈاکٹر نے امریکہ میں حال ہی میں ایک ایسی جین پر تجربہ کیا جس کو خاص تراشا گیا تھا سائنسی آلوں کے ذریعہ، جس کے نتیجہ میں اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے کینسر کا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے اور ابھی خبر آئی ہے کہ وہ ڈاکٹر کینسر سے ہی مارے گئے۔ تو اللہ کی شان ہے کہ جب خدا چاہے تو جس چیز کا کوئی موجد ہے اسی بیماری سے مر بھی جاتا ہے۔ بہرحال یہ جو میں اب کینسر کی بات کر رہا ہوں اسی میں تجربے ہوئے ہیں۔

ایک سڈنی فاربر کینسر انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اس کے جو تجارب ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مکھیاں پالنے والوں میں کینسر کی شرح دوسرے افراد سے بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ اس سروے میں شہد کی مکھیاں پالنے والے 580 افراد کی تحقیق کی گئی جن کی موت 1950ء سے لے کر 1978ء کے درمیان ہوئی تھی ان میں کینسر سے وفات پانے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی یعنی اتنی معمولی تھی کہ قابل ذکر نہیں۔

(Honey and Health by Laurie Croft pp93)

آنکھ کے کینسر سے متعلق، جو ناسور ہو جاتا ہے آنکھ کا اور عموماً ایلوپیتھک ماہرین کے نزدیک اس کا کوئی علاج نہیں اس کے متعلق ایلوپیتھک تحقیق ہی کا نتیجہ شائع ہوا ہے کہ اگر بہترین خالص شہد کی سلائی آنکھ میں پھیری جائے تو پہلے دو تین دن تو اس سے کچھ ایری ٹیشن (Irritation) پیدا ہوتی ہے یعنی وہ شہد چبھتا ہے زخم پر لیکن پانی بہتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ چبھن بھی بند ہو جاتی ہے اور مریض مکمل طور پر شفا پا جاتا ہے اور کینسر کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

شہد کی تیاری میں شہد کی مکھی ایک ایسے مواد کو استعمال کرتی ہے جسے پراپلس (Propolis) کہا جاتا ہے۔ یہ شہد کی مکھی خود ہی درختوں سے چوس کر یہ گوند نما مواد اکٹھا کرتی ہے اور اس کو اپنے چھتے کے ہر سوراخ کے اردگرد ملتی ہے۔ چھتے کے کنارے پر بھی ملتی ہے اور چھتوں کے جو سوراخ ہیں ان کو بڑا چھوٹا کرنے کے لئے ضرورت پڑے تو اس کے اندر مل دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز شفا رکھنے والا مواد ہے کہ سائنس دان حیران ہیں کہ شفا اس میں آئی کہاں سے اور شہد کی مکھی یہ خود ہی اکٹھا کرتی ہے۔

اس تحقیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ فرانس میں اس معاملے پر تحقیق ہو رہی تھی کہ مختلف اڑنے والے کیڑے مختلف جراثیم اپنے پاؤں کے ذریعہ مختلف جگہ پھیلاتے ہیں تو جب یہ تحقیق کرنے والے شہد کی مکھی تک پہنچے تو حیران رہ گئے کہ اس کے پاؤں میں کسی قسم کے کوئی جراثیم موجود نہیں تھے۔ حیرت انگیز انکشاف تھا۔ تو انہوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ Propolis جس کا میں نے ذکر کیا ہے شہد کی مکھی یہ بناتی ہے چھتے کے کنارے پر بھی لگاتی ہے وہاں بیٹھ کر پھر اندر جاتی ہے پھر باہر نکلتے وقت اسی چھتے کے کنارے پر بیٹھتی ہے پھر اڑ کے جاتی ہے۔ تو یہ جو جراثیم کا فقدان ہے یہ اس پراپلس کی وجہ سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو شہد پر تحقیق کا بہت شوق تھا اور میں نے بھی شہد کی طرف جو زیادہ توجہ کی ہے وہ آپ کی ہی وجہ سے، آپ ہی کی تربیت کے نتیجہ میں مجھے اس کا موقع نصیب ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزا دے۔ انہوں نے جو پراپلس کی مجھے باتیں بتائیں کہ پراپلس میں اتنی شفا ہے اس کو میں نے وقف جدید کے دوران اپنے ایک مریض پر تجربہ کر کے دیکھا۔ ایک صاحب آیا کرتے تھے وہ اپنے ناک کو ہمیشہ کپڑے سے ڈھانک کے رکھتے تھے۔ تو مجھے تعجب ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ناک کو کپڑے سے کیوں ڈھانکا ہوا ہے' ہمیشہ ڈھانکتے ہیں۔ تو انہوں نے اتار کر دکھایا تو ناک کے اوپر اتنا خوفناک زخم تھا کہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا' کچا خون ناک میں نظر آ رہا تھا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا کتنا دکھ لگتا تھا انسان کو دیکھ کر' تو انہوں نے کہا یہ چیز ہے۔

میں نے ہومیوپیتھک دوائیں ان پر استعمال کرنی شروع کیں لیکن کوڑی کا بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس پر مجھے خیال آیا پراپلس کا تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے کچھ پراپلس مانگ کے رکھی ہوئی تھی وہ میں نے ان کو کہا کہ اپنے ناک کے زخم کے اوپر لگائیں اور کچھ دن کے بعد آئے تو کپڑا اوپر اسب غائب' اس بیماری کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا۔ تو یہ شفاء للناس شہد ہی میں نہیں بلکہ اس کے متعلقات میں بھی ہے۔

شہد کی مکھیوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک Apis Florea جو جنوبی ایشیا کی شہد کی چھوٹی مکھی ہوتی ہے اور اسے Dwarf Honey Bee بھی کہتے ہیں یعنی بونی ہنی بی۔ یہ جو پراپلس ہے یہ شہد کو چیونٹیوں سے بچانے کے کام بھی آتی ہے۔ چیونٹیاں جب شہد کے چھتے کی طرف جاتی ہیں تو اس سے چمٹ جاتی ہیں' ان کے پاؤں اس سے چمٹ جاتے ہیں اور وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

1960ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے رشین سائنسدانوں کے متعلق کہ انہوں نے شہد کو ایگزیما کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور شہد کے خاص قسم کے مرکب بنا کر انہوں نے جو تجربے کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسے ایگزیمے جن کو کسی دوسری دوا سے شفا نہیں ہوتی تھی شہد کے اس مرکب کے استعمال سے شفا پا گئے۔ یہ پراپلس جس کی میں بات کر رہا ہوں کیمیاوی لحاظ سے بالکل معمولی چیز ہے اور یقین نہیں آتا کہ اس میں ایسی شفا کا مواد ہو گا۔

(The Hive and the Honey Bee pp235-237)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) ایک بہت ہی دلچسپ بات بتاتے ہیں۔ "مختلف الوانہ۔ عربوں نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہے کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں چار سو مختلف نام ہیں اب یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے یہ اتفاق نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ عربوں نے جو چار سو مختلف اقسام کے شہد دریافت کئے۔ عربی زبان میں چار سو نام ہیں شہد کے جو الگ الگ قسم کو ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب اپنی کتاب "میراج بیت اللہ" میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کھانے کے معاملے میں بہت پرہیز کیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو کچھ ذیابیطس کی شکایت تھی۔ آپ دوائی استعمال کرنا نہیں پسند کرتے تھے اور سخت کنٹرول کے ذریعہ سے آپ اپنا علاج خود کر لیا کرتے تھے مگر چائے وغیرہ میں ایک چمچ بھر شہد ضرور استعمال کرتے تھے۔ تو کیوسی صاحب کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے' آپ شہد پی لیتے ہیں۔ تو آپ نے بڑی پدرانہ شفقت سے مسکراتے ہوئے فرمایا: ڈاکٹر صاحب جب بھی میں ایک شہد کا چمچہ کھاتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ مجھے دو ہزار بار الحمد للہ پڑھنا چاہئے۔ دو ہزار کا کیوں خیال آیا آپ کو۔ کیونکہ پیشتر اس کے کہ اتنی سی خوراک میرے دسترخوان پر آئی اسے تیار کرنے کے لئے دو ہزار شہد کی مکھی مزدوروں نے دن رات کام کیا۔ ایک چمچہ شہد کے لئے مکھی کتنی محنت کرتی ہے' کتنی اڑانیں اڑتی ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے غور کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح تو ہمیں گویا ہر شہد کا چمچہ استعمال کرتے وقت دو ہزار دفعہ الحمد للہ پڑھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس نے ہمارے لئے اس قسم کے دنیا میں بے شمار نوکر بنا رکھے ہیں۔

سید عبدالحی شاہ صاحب کی ایک بڑی دلچسپ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے جا رہے تھے تو انہی دنوں ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ میں مرہم عیسیٰ کے بارہ میں میرا ایک مضمون (یعنی سید عبدالحی شاہ صاحب کا ایک مضمون) شائع ہوا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے مجھے بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا بھی کوئی دخل ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا کوئی دخل نہیں اور عرض کیا کہ مرہم عیسیٰ کے بارہ اجزاء میں شہد شامل نہیں۔ لیکن جلد ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کیونکہ جب مرہم عیسیٰ کے اجزاء پر دوبارہ غور کیا تو یہ سارے اجزاء شہد کی مکھی کے چھتے کی موم میں ملائے جاتے ہیں اور اس سے یہ شفا کا اثر مرہم عیسیٰ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ میں نے جب ذکر کیا تو حضور کا چہرہ کھل اٹھا اور فرمایا کہ اب مسئلہ حل ہو گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) فرماتے ہیں: "یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت میں فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز میں تو جانوروں کو جو وحی ہوتی ہے اس کو بھی مدنظر رکھا جاوے۔ بھلا آپ بتلاویں کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے واوحی ربک (-) تو اب آپ کے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے......

(البدر جلد 2 نمبر 33 بتاریخ 4 ستمبر 1903ء ص 258)

حضرت اقدس مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ "دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ شہد ان میں سے نہیں ہے۔ آم وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے' سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔" حضرت اقدس مسیح موعود (-) کو بھی تجربوں کا بہت شوق تھا اور چونکہ شہد کا ذکر قرآن کریم میں تھا اس لئے آپ نے ایک دلچسپ تجربہ کیا جو اور کسی سائنس دان کو نہیں سوجھا کہ آپ نے ایک دفعہ انڈے کو شہد میں رکھ دیا دیکھنے کے لئے کہ اس پر کیا اثر ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ "سفیدی انجماد پا کر پتھر کی طرح سخت ہو گئی"۔ یعنی اتنی سخت کہ زور سے چیز مارنے سے بھی وہ ٹوٹتی نہیں تھی لیکن اندر زردی ویسی ہی رہی۔ (البدر جلد 3 نمبر 7 ص 3-16 فروری 1904ء) تو یہ کیا خواص ہیں اس کے' ان کو ہم ابھی نہیں سمجھ سکتے لیکن یہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا اپنا تجربہ ہے۔

اب آپ دیکھئے کہ شہد میں قدرتی پھلوں کی مٹھاس کے علاوہ جو قدرتی نمکیات موجود ہوتی ہیں ان میں ایلومینیم بھی ہے' بیریم بھی ہے' بریلیم بھی ہے' آیوڈین بھی' آئرن یعنی لوہا بھی' پوٹاش' میگنیشیم' کیلشیم' سوڈیم' کلورین' فاسفورس' سلفر اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کیمیاوی مرکبات ہوتے ہیں تو ان ساری چیزوں میں غیر معمولی شفا ہے اور جتنی ہلکی تعداد میں پائی جاتی ہے ان کا گویا کہ ہومیوپیتھک اثر ظاہر ہوتا ہے اور ردعمل کے طور پر یہ دوائیں کام کرتی ہیں۔ جہاں تک تیزابوں کا تعلق ہے اس میں اسپل ایسڈ' لیمن ایسڈ' لیکٹک (Lactic) ایسڈ' ٹارچک (Tarchic) ایسڈ اگزیلک (Oxalic) ایسڈ وغیرہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک وٹامنز کا تعلق ہے اس میں B1' B2' B6' وٹامن سی' وٹامن ای' وٹامن ایچ اور وٹامن کے اور B and J اور کیروٹین (Carotene) موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کی ہارمونز بھی شہد کے اندر ملتی ہیں۔

اب ایک پورا جہاں ہے تحقیق کا۔ تحقیق ان لوگوں نے کی ہے جو قرآن کے قائل

نہیں۔ لیکن ان کو علم نہیں کہ قرآن کریم نے اس حیرت انگیز نظام کا مختصر دو آیات میں ذکر فرمادیا تھا۔ اب اس کی ملکہ اور نر کا جو حصہ ہے شہد کی مکھیوں میں اور خدمتگار مکھیاں جو مادہ ہوتی ہیں ان کا ذکر سنئے۔ وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ بچے صرف ملکہ دیتی ہے جو ایک دن میں اتنے انڈے دے دیتی ہے کہ اس کے سارے جسم کا وزن ان انڈوں کے برابر ہوتا ہے حالانکہ بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی خوراک صرف رائل جیلی ہے اور کوئی چیز نہیں کھاتی۔ اس کو رائل جیلی اس کے لئے خاص طور پر بنا کر شہد کی مکھیاں اس کے حضور پیش کرتی رہتی ہیں۔

اب دیکھئے کس طرح قانون قدرت یعنی خدا تعالیٰ کا نظام کام کر رہا ہے اور اس میں جو جسمانی وراثت کا قانون ہے وہ بالکل کام نہیں کرتا' اس کو کوئی دخل ہی نہیں ورنہ جس قسم کی ماں ہے ویسے بچے پیدا ہونے چاہئیں لیکن ویسے نہیں ہوتے۔ اور ایک عجیب بات کہ جو انہوں نے معلوم کی ہے وہ یہ ہے کہ شہد کی ملکہ مکھی کے جبڑے میں تیز کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں جبکہ دوسری مکھیوں کے جبڑوں میں کوئی دانت نہیں ہوتا اور پیدائش سے لے کر مرنے تک ان کے کوئی دانت نہیں ہوتا۔

اب وہ جو Droanes ہیں جو نر ہوتے ہیں وہ بھی بالکل بغیر دانت کے ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں ڈنک بھی کوئی نہیں ہوتا۔ ملکہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ بار بار ڈنک مار سکتی ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے کئی دفعہ ڈنک چلا سکتی ہے لیکن جو دوسری شہد کی مکھیاں ہیں جن کو ڈنک خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہوا ہے وہ ایک دفعہ مارنے کے بعد پھر خود بھی مر جاتی ہیں کیونکہ ڈنک ان کے اندر سے جسم کے وہ حصے باہر کھینچ لیتا ہے جس پر ان کی بقا ہوتی ہے اور وہ اس کے بعد زندہ نہیں رہ سکتیں۔ صرف شہد کی ملکہ ہے جو بار بار ڈنک مار سکتی ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اب ایک چھتے میں ذرا اندازہ کریں کہ کتنے گھر بنانے پڑتے ہیں شہد کی مکھی کو۔ ایک چھتے میں ایک ہزار یا اس سے زائد کام کرنے والی مکھیاں ہر قسم کی موجود ہوتی ہیں۔ چھتے کا ہر سیل چھ جہتوں پر مشتمل ہوتا ہے' چھ کونے ہیں اس کے اور آپس میں ان کی دیواروں کے زاویے حیرت انگیز طور پر برابر ہیں۔ سائنس دانوں نے تحقیق کی ہے اور حیران ہو گئے ہیں دیکھ کر کہ ان کے زاویوں میں کوئی فرق نظر نہیں آیا' زیرو' زیرو' زیرو Something' اتنا فرق ہے جو حیرت ہے کہ ناپا کیسے' جو نر مکھے ہیں ان کا بتایا ہے کہ ڈنک نہیں ہوتا اور وہ کھانا خود نہیں کھا سکتے بلکہ شہد کی مکھیاں خدمت کے طور پر اس کو کھانا کھلاتی ہیں۔

اب انڈہ دیتے وقت ملکہ فیصلہ کرتی ہے کہ کتنے نر بنانے ہیں' کتنے مادہ اور اس کے فیصلے کے مطابق ہی یہ سب آگے چلتا ہے۔ تو جو عام قانون قدرت چل رہا ہے ہر جگہ دنیا میں کہ جو ماں باپ کے اندر خصوصیات ہیں وہ اگلے بچوں میں منتقل ہوں یہاں بالکل نہیں ہوتیں اور ملکہ کا فیصلہ یہ کام کرتا ہے۔ کیسے فیصلہ کرتی ہے؟ کوئی دنیا کا سائنس دان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔

اب ان کی گفتگو کا جو نظام ہے اس کے متعلق میں چند باتیں کروں گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو بالکل صحیح پیغام دے سکتی ہیں یعنی جب سمجھیں کہ جو ان کی پھولوں یا پھلوں کی جگہ تھی' جہاں سے رس چوسا کرتی تھیں اس میں کمی آ گئی ہے تو پھر ورکرز بیز (Workers Bees) کو بھجوایا جاتا ہے کہ وہ باہر جا کر تلاش کریں یا جب نیا چھتہ بنانا ہو اس وقت ورکرز بیز (Workers Bees) جا کے مناسب جگہ ڈھونڈتی ہیں کہ کس جگہ پر چھتہ بنانا بہتر ہو گا۔ جب وہ واپس آتی ہیں تو چھتے کے اندر ایک قسم کا ناچ کرتی ہیں اور ناچ کے ذریعہ وہ ساری مکھیاں باقی غور سے ان کو دیکھ رہی ہوتی ہیں' ان کے ناچ کو کہ کیا پیغام دے رہا ہے۔ ناچ کے ذریعہ وہ یہ بتا دیتی ہیں کہ فلاں جگہ شہد کے مواد کے لئے بہت اچھی ہے وہ دو سو چھ فٹ پر واقع ہے اور اس سمت میں واقع ہے اور اگر پہاڑی علاقہ ہو تو اوپر اٹھ کے جانا چاہئے مکھیوں کو اس کو ڈھونڈنے کے لئے یا نیچے جانا چاہئے۔ غرضیکہ ہر چیز وہ اس ناچ کے ذریعہ بتا دیتی ہے۔ اب اس میں جو اور عجیب وغریب باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ ناچ اس طرح کرتی ہیں کہ اندر کی طرف منہ کر کے وہ ناچتی ہیں' گھومتی جاتی ہیں' پھر واپس جاتی ہیں' پھر گھومتی جاتی ہیں اور باقی مکھیاں غور سے دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ کیا کر رہی ہے اور ان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کیا پیغام دیا ہے۔ اگر پھل یا پھول بہت دور ہوں تو پھر وہ یہ ناچ ٹکڑوں میں کرتی ہیں مطلب یہ ہے کہ ایک اڑان ختم ہو جائے گی پھر دوسری اڑان' پھر تیسری اڑان' پھر چوتھی اڑان۔ غرضیکہ بہت فاصلہ پر وہ جگہ موجود ہے جہاں پھل پھول وغیرہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اب یہ عجیب وغریب ایک اور بات اس میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ سائنس دانوں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر شہد کے چھتے میں مکمل اندھیرا ہو' کوئی روشنی کی شعاع' ایک ذرہ بھی اندر نہ پہنچتی ہو تب بھی شہد کی مکھیاں وہ ناچ کرتی ہیں اور دیکھنے والی مکھیاں بالکل صحیح اس ڈانس کا نتیجہ نکال رہی ہوتی ہیں۔ وہ نتیجہ نکال لیتی ہیں کہ یہ جو ناچ ہے یہ ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے حالانکہ بالکل نظر نہیں آ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص نظر بھی عطا فرمائی ہے جس کا سائنسدانوں کو علم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے۔ اور بہت تحقیق کے باوجود اس بارے میں ان کو اپنی ہار تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

اب ایک اور فائدہ جو شہد کی مکھیوں کا بنی نوع انسان کو پہنچ رہا ہے اور بے حسوں کو پتہ ہی نہیں کتنے بڑے فوائد ان سے وابستہ ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جن پھولوں کا یہ رس چوستی ہیں ان کو فرٹلائز بھی کرتی ہیں یعنی ان کے اندر جو پولن داخل کرتی ہیں اپنا جو اس کے پاؤں سے لگا ہوا ہوتا ہے تو شہد کے اس پھول کے اندر' فرٹلائزیشن کو کیا کہتے ہیں اردو میں مجھے یاد نہیں لیکن' وہ عمل ہو جاتا ہے جس سے اندر بچہ بن سکتا ہے۔ یا بیج بن سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے بیج ہیں جو شہد کی مکھیوں کے محتاج ہیں۔

سائنس دانوں نے صرف امریکہ میں جو تحقیق کی تو پتہ چلا کہ امریکہ میں جو مختلف قسم کے پھل پائے جاتے ہیں وہ شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹلائز ہوتے ہیں' یعنی ان کے پھول شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹلائز ہوتے ہیں اور ان کی مجموعی قیمت صرف امریکہ میں دس بلین ڈالر بتائی گئی ہے۔ یعنی یہ شہد کی مکھیاں آپ کی اتنی خدمت کرتی ہیں کہ دس بلین ڈالرز کا کام یہ مکھیاں کر دیتی ہیں اور اس کے علاوہ پیاز' گاجر' مولی وغیرہ وہ بھی اس چیز کی محتاج ہیں یعنی امریکہ میں تو صرف پھلوں وغیرہ کے اوپر تحقیق ہوئی ہے لیکن اس تحقیق میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ کاٹن مثلاً کپاس کی پولینیشن میں یہی کام کرتی ہیں اور کسی کو پتہ نہیں کہ یہ چپ کر کے ہماری خدمت کرتی چلی جا رہی ہیں۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ شہد کی مکھی کو جو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر چنا ہے کوئی عام بات نہیں بہت غیر معمولی فوائد اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

شہد کی مکھی کا جو تعلق نظام خلافت سے ہے اس کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ایک حکم ماننا' ایک مرکزی چیز کا حکم ماننا اور اسی سے سارا نظام وابستہ ہے۔ شہد کی مکھی میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک حکم کے تابع تمام کالونی' اسی ہزار یا اس سے زائد مکھیاں اس کی اطاعت کر رہی ہوتی ہیں اور شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی' اس کے لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ تو مومن بھی اگر اس الٰہی نظام سے وابستہ ہو کر ایک جان نہ بن جائے تو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ وہ اکیلا کبھی روحانی لحاظ سے زندہ نہیں رہ سکے گا۔

تو میں امید کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان نظام پر مزید غور کر کے دوست فائدہ

اٹھائیں گے اور جیسا کہ ایک دفعہ میں نے پہلے عرض کیا تھا خود تجربے بھی کریں گے کیونکہ بے شمار قسمیں ہیں شہد کی۔ مختلف وقت ہیں' کیا کیا اثر رکھتے ہیں' کیا کیا رنگ رکھتے ہیں ان سب کا اشارۃً ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن تفصیلی تحقیق کی ابھی بہت ضرورت باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ احمدی محققین شہد کے بارہ میں پھر توجہ دیں گے اور اس کے اوپر گہری تحقیق کریں گے۔ تحقیق کے کام صرف (غیروں) پر نہ چھوڑ دیں۔ یہ عجیب ظلم کی بات ہے کہ تعلیم قرآن دے رہا ہو اور عمل درآمد غیر(-) کر رہے ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12 مئی 2000ء)

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب

سیرۃ الابدال

حضرت مسیح موعود

صفحات

حضرت مسیح موعود کی یہ بے مثل و بے نظیر عربی زبان کی کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 129 تا ص 144 کل 16 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تالیف

حضور نے یہ کتاب 1903ء میں تصنیف فرمائی۔

وجہ تصنیف

اس رسالہ سے قبل حضور نے عربی زبان میں ایک رسالہ "علامات المقربین" تصنیف فرمایا تھا۔ چنانچہ اسی مضمون کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ کتاب حضور نے تالیف فرمائی۔

خلاصہ مضامین

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں ماموریں اور مصلحین ربانی کی جملہ صفات' اخلاق عالیہ اور برکات کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو ماموریں کی صداقت کے ابدی معیار ہیں۔ اور یہ تمام امور خدا کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود کی ذات اقدس میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں۔

علامات المقربین

1۔ مقربین کے فیوض سے مخلوق پرورش پاتی ہے ص 101

2۔ مقربین حجۃ اللہ ہوتے ہیں۔ ص 101

3۔ مقربین کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی طرح مخفی رکھتا ہے۔ ص 102

4۔ مقربین کے قلوب میں اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے کشش اور جذب عطا کرتا ہے۔

5۔ مقرب کی صحبت آسمانی بلاؤں سے اہل زمین کے لئے تعویز کا کام دیتی ہے۔

ص 105۔117

رسالہ کی خصوصیت

یہ کتاب عربی زبان کا ایک بے نظیر شاہکار ہے۔ جو اپنی فصاحت و بلاغت اور محاسن لفظی و معنوی میں بے مثل ہے۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں

دوسرا ایک روزہ نیشنل دعوت الی اللہ سیمینار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اس سال کا دوسرا نیشنل دعوت الی اللہ سیمینار 30۔ اپریل 2000ء کو دارالسلام میں منعقد کیا گیا۔

سیمینار کا پروگرام ترتیب دینے کے بعد ملک بھر سے 9 مربیان 35 معلمین اور 200 کے قریب داعیان و نومبایعین کو دعوت نامے بھجوائے گئے تاکہ باہمی تبادلہ خیالات اور دوسرے تجربات کے پیش نظر آئندہ لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

مکرم و محترم امیر صاحب تنزانیہ کی طرف سے اس سیمینار کا انتظام و صدارت مکرم علی سعید موسیٰ صاحب' نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے اس فرض کو بخوبی نبھایا۔

افتتاحی اجلاس

سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ افتتاحی خطاب میں مکرم سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت و اہمیت واضح کی۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب شاد' مربی سلسلہ نے اپنے صوبے میں ثمر آور دعوت الی اللہ کے طریق کار سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ پھر مکرم رجب سندیلی صاحب' معلم سلسلہ نے اپنے طریقہ دعوت الی اللہ میں کامیابی پر گفتگو کی۔

دوسرا اجلاس

چائے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف معلمین و داعیان الی اللہ نے مختلف طریقہ ہائے دعوت الی اللہ کی وضاحت کی۔ اور زیادہ سے زیادہ بیعتوں کے حصول کے لئے تجاویز پیش کیں۔ مخالفین کی طرف سے اٹھائے جانے والے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔

اس سیمینار میں ہر شخص جب بات کر رہا ہوتا تو وہ بات اس کے دل سے نکل رہی تھی جس کے ساتھ جذبہ ایمان تھا۔ اور دنیا میں چھا جانے کا عزم تھا۔

میٹنگ مربیان و معلمین

مکرم و محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے ملک بھر سے آئے ہوئے مربیان و معلمین کے ساتھ ایک میٹنگ کی جس میں تمام ضروریات کا جائزہ لے کر حتی المقدور انہیں پورا کیا گیا اور یہ طے پایا کہ فریضہ دعوت الی اللہ کی ادائیگی میں اپنے آراموں کو قربان کر کے منزل اور ٹارگٹ کو حاصل کیا جائے۔

اس سیمینار کے نتیجہ میں تمام حاضرین کے چہروں پر ایک بشاشت اور کام کرنے کا عزم تھا اور تمام حاضرین نے یہ عہد کیا کہ اب وہ اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں گے تا حق کا بول بالا ہو اور جماعت احمدیہ تنزانیہ اپنے بیعتوں کے ٹارگٹ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والی جماعت ثابت ہو۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 26۔ مئی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور

قرض اور اس کی واپسی

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے اشرف انسان کو بنایا ہے۔ ہر انسان کی ضروریات ہوتی ہیں۔ بعض میں خود کفیل ہوتا ہے بعض میں مدد مانگتا ہے مگر امداد کی بھی کئی اقسام ہیں' مثلاً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کی مدد مانگتا ہے مگر جب راستہ کسی جگہ کا بھول جاتا ہے تو کسی سے راہ پوچھتا ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس سے کسی نے کوئی قرض نہ لیا ہو۔ حکومتیں بعض ممالک سے ملک چلانے کے لئے قرض لیتی ہیں۔ بعض قرض حسنہ لیتے ہیں۔ بعض سود پر قرضہ لیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی دائمی ہدایت قرآن پاک کی شکل میں بنی نوع انسان کے لئے موجود ہے جس میں قرضہ کے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں جن کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت 283 میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے سے کسی مقررہ مدت کے لئے قرض لو تو پھر قرضہ لینے کے وقت تحریر کرو' قرضہ کی واپسی کے متعلق میعاد کا تقرر' قرضہ لیتے وقت دو گواہوں کی شہادت ہو۔ قرض جس التجا اور خلوص سے لیا جاتا ہے اس جذبہ سے واپس نہیں کیا جاتا اور بالعموم واپسی پر تنگی ترشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جو شخص قرض واپس کرنے کی پروا نہیں کرتے وہ عدل کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

قرض کی امانت واپس کرنے میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض فوت ہو گیا ہو۔ ایسا موقعہ آتا تو بعض اوقات صحابہ میں سے کوئی فوت ہونے والے کا قرضہ ادا کر دیتا تھا پھر ایسے شخص کا جنازہ پڑھا جاتا۔

قرضہ اتارنے کا ایک روحانی علاج بھی ہے کہ خدا سے جو تمام قسم کے خزانوں کا مالک ہے دعا کریں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں۔ کثرت سے استغفار کریں' وہ مدد کرنے والوں میں سے بہترین مددگار ہے' ہمیشہ پردہ پوشی کرتا ہے۔

سنکھیا عربی میں سم الفار فارسی میں مرگ موش اور انگریزی میں Arseniaus anhydride کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید سیاہ سرخ اور زرد ہوتا ہے ذائقہ زہریلا ہوتا ہے اور سم قاتل ہے۔

سمندری جھاگ عربی میں زبد البحر' فارسی میں کف دریا اور انگریزی میں Sea Foam کہتے ہیں اس کا رنگ سفید اور ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے دعا کے بارے میں ارشادات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا آج کا خطبہ مختصر ہے۔ خطبے کا مواد تو زیادہ تھا لیکن جب یہ مواد دیکھا تو بعض لمبی لمبی حدیثیں ایسی تھیں جو درایت کے معیار پر پوری نہ اترتی تھیں اس لئے ان کو چھوڑنا پڑا۔ حضور نے فرمایا۔ خطبے کے بارے میں کوئی تکلف نہیں۔ کبھی یہ بڑا اور کبھی چھوٹا ہو سکتا ہے چند الفاظ بھی ہوں جو دل پر اثر کرنے والے ہوں تو بہت کافی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا دعاؤں میں صبر کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ ورنہ سر سید احمد خان کا مذہب بن جائے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا سر سید کو دعاؤں پر اعتقاد نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا دعاؤں کا عبودیت سے کامل رشتہ ہے۔ اگر دعاؤں میں اثر نہ ہوتا تو ان کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اللہ تعالیٰ بعض اوقات فکر کو دعا کے طور پر قبول کر کے دل میں اس کا حل ڈال دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آخر میں خلاصہ یہ ہے کہ اگر دعا مانگنے والا خدا کو سامنے موجود سمجھ کر، حقیقی مالک سمجھ کر دعا کرتا ہے تو اللہ اسے قبول کرتا ہے۔ بعض دفعہ ایک شخص اللہ کو قادر بھی سمجھتا ہے اسکی راہوں پر بھی چلتا ہے، لیکن کوئی ضروری نہیں کہ کوئی معین دعا کرے۔ اس کا دل ہر لمحہ دعا بنا ہوتا ہے۔ ہاتھ اٹھیں یا نہ اٹھیں۔ اللہ اس کی ساری تمناؤں کو جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہیں قبول فرما لیتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

خالد احمد عطاء صاحب۔

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کا نام عبدالرب تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک رویا کی بناء پر آپ کا نام عبدالرحیم احمد رکھا۔

محترم میاں صاحب نے صاحب فراش ہونے کے باوجود خدمت دین کی توفیق پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے انگریزی تراجم کئے۔

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے نام اپنی فیکس میں ارشاد فرمایا:۔

"میں ان کی نیک طبیعت اور میٹھے، دھیمے مزاج اور خادم دین ہونے کے حوالہ سے ان کیلئے محبت واحترام کے جذبات رکھتا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم میاں صاحب موصوف کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کے درجات کو اپنے قرب میں ہمیشہ بڑھاتا رہے۔ آمین۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 جون 2000ء کو مکرم خواجہ تقی الدین قمر صاحب کو جرمنی میں ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "مائرہ قمر" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم محمد لطیف جنجوعہ صاحب آف جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند اور والدین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم شہزاد فاروق صاحب ولد مکرم محمد شریف صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کا نکاح، ہمراہ عزیزہ شازیہ افتخار صاحبہ بنت مکرم افتخار الحق صاحب حال مقیم کینیڈا کا نکاح 2۔ جون 2000ء کو مکرم آصف علی صاحب مربی سلسلہ لاہور نے بعوض دس ہزار ڈالر حق مہر بیت الذکر لاہور میں پڑھا مکرم شہزاد فاروق صاحب مکرم محمد دین صاحب مرحوم کا پوتا اور عزیزہ شازیہ افتخار صاحبہ مکرم رحمت الحق صاحب حال مقیم کینیڈا کی پوتی اور مکرم احمد علی سراج صاحب مرحوم مغل پورہ ملک پارک لاہور کی نواسی ہے۔ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت داؤد احمد صابر صاحب نے 86-6-1 کو عباس کالونی بہاولپور سے وصیت کی تھی مگر اب موصیہ ربوہ بھی مقیم رہی ہیں۔ ان کے بارے میں ان کے کسی عزیز کو علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم جمیل احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد جاوید صاحب چک نمبر 5/3/L تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کو ٹریک کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری مسعود احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید کے دل کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ پروین بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شفیق احمد صاحب بلڈنگ انجینئر رحمان کالونی ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں پیٹ میں رسولی کا کامیاب آپریشن مورخہ 2000-6-12 کو ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی مکمل صحت وتندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان سکالرشپ

US ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اسلام آباد نے امریکہ میں ایک سال تعلیم / تحقیق کیلئے "فل برائٹ" سکالرشپ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ سکالرشپ میڈیکل کے علاوہ تمام مضامین میں دیا جا سکتا ہے۔ ان طلبہ کو ترجیح دی جائے گی جو پاکستان میں ایم فل/Ph.D پروگرام کیلئے رجسٹر ہو چکے ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا کم از کم M.Sc./M.A ہونا لازمی ہے۔ اور تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو۔ درخواست فارم کو حاصل کرنے کیلئے اپنا BIODATA ارسال کرنا ضروری ہے۔ دفتر کا پتہ یہ ہے۔

U.S. Educational Foundation
P. O. Box 1128
ISLAMABAD.

(نظارت تعلیم)

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

تحریک جدید انجمن احمدیہ کو اپنے محمد آباد فارم سندھ کے لئے دو ٹریکٹر ڈرائیورز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول لائسنس وغیرہ و تجربہ صدر صاحب / امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں درخواستیں 2000-6-30 تک وکالت زراعت تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (وکیل الزراعت)

ولادت

○ مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر ملک تنویر احمد صاحب آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے 23۔ مئی 2000ء بروز منگل ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام "عبدالرافع" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمود احمد صاحب دارالذکر لاہور کا پوتا اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ نیز مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم آف ککھے وڑ نوشہرہ ورک رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔

احباب جماعت سے بچے کے نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نور ہوم اپلائنسز

فون 428520-451030 (051)
فیکس 422193

مینوفیکچرر و ڈیلر۔ روم کولرز۔ واشنگ مشین۔ گیزر۔ کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ

پروپرائٹر:۔ محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

خان نیم پلینس

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ

نیم پلیٹس، ڈائل، کلاتھ سکرین ہینڈلز

اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862
فیکس: 5123862 ای میل np_pk@yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس

کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت

سلور لنک پرنٹرز

اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز

ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نیو والڈ اسب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال

زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے

وقفہ 12 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 19 جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 درجے سنٹی گریڈ
منگل 20۔جون۔ غروب آفتاب۔ 7-19
بدھ 21۔جون۔ طلوع فجر۔ 3-20
بدھ 21۔جون۔ طلوع آفتاب 5-00

سالانہ بجٹ 2001-2000ء

وفاقی حکومت نے ایک کھرب 78 ارب پچاس کروڑ روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کر دیا ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ نے سال 2001-2000ء کا سالانہ میزانیہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ سال مجموعی اخراجات 6 کھرب 98 ارب روپے ہوں گے جبکہ مجموعی آمدنی پانچ کھرب 19 ارب 50 کروڑ روپے ہوگی۔ آئندہ سال انکم ٹیکس، ویلتھ ٹیکس، کیپٹل ویلیو ٹیکس، ورکرز ویلفیئر ٹیکس، سیلز ٹیکس، کسٹمز اور فیڈرل ایکسائز کے تحت چار کھرب 35 ارب 70 کروڑ روپے ٹیکسوں کی صورت میں وصول کئے جائیں گے۔ جبکہ گذشتہ سال ان مدات کے تحت 3 کھرب 51 ارب 60 کروڑ روپے حاصل ہوئے۔ بجٹ میں دفاع کیلئے 133ء5 ارب، حکومتی اخراجات کے لئے 80 ارب 20 کروڑ، ترقیاتی اخراجات کی مد میں ایک کھرب 20 کروڑ 40 لاکھ روپے، صوبہ پنجاب 21 ارب، سندھ 8 ارب 90 کروڑ، سرحد 8 ارب 80 کروڑ اور بلوچستان کیلئے 5 ارب 90 کروڑ روپے دیئے جائیں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا یکم جولائی 2000ء سے دولت ٹیکس ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی گذشتہ سال 15 دسمبر کی تقریر کی روشنی میں کیا گیا۔ تنخواہ دار طبقے کی مشکلات کم کرنے کیلئے وزیر خزانہ نے انکم ٹیکس کی شرح میں خاطر خواہ کمی کا اعلان کیا ہے۔ ٹیکس میں یہ رعایت زیادہ تنخواہ پانے والوں کیلئے 5 فیصد اور کم تنخواہ پانے والوں کے لئے 80 فیصد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پے سکیل نمبر1 سے نمبر16 تک کے ملازمین اگلے مالی سال کے دوران زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپے تک ایک اضافی تنخواہ حاصل کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایڈیشنل ٹیکس ڈیڑھ فیصد کی سادہ شرح سے وصول کیا جائے گا اور مزید ٹیکس کی شرح بھی تین فیصد سے کم کر کے ڈیڑھ فیصد کر دی گئی ہے۔ سستی کتب کیلئے نیوز پرنٹ پر ڈیوٹی دس فیصد سے کم کر کے پانچ فیصد کی جارہی ہے۔

غربت کے خاتمہ کیلئے 21 ارب روپے

ملک میں بیروزگاری اور غربت کے خاتمے کیلئے وفاقی بجٹ میں 21ء2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اس رقم سے شہری و دیہی علاقوں میں معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے خصوصی اسکیمیں جاری کی جائیں گی

ڈیزل اور مٹی کا تیل مہنگا

ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 70 پیسے فی لیٹر اور لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 55 پیسے فی لیٹر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب نئی قیمتوں کے مطابق ہائی سپیڈ ڈیزل 13ء50 روپے فی لیٹر اور لائٹ ڈیزل آئل 11 روپے فی لیٹر فروخت کیا جائے گا۔ اسی طرح مٹی کے تیل کی قیمت 13 روپے فی لیٹر سے بڑھ کر 14 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔

ٹیکسوں کے ہدف میں اضافہ

نئے بجٹ میں انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف ایک کھرب 24- ارب 31 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھا گیا ہے جو کہ سال رواں کے مقابلہ میں 21- ارب 91 کروڑ زائد ہے جبکہ دولت ٹیکس کے ہدف میں 126ء9 فیصد کے اضافہ کا ہدف رکھا گیا ہے۔ سیلز ٹیکس کی مد میں وصولیوں کا ہدف 172- ارب روپے مقرر کیا گیا ہے جو سال رواں سے 52- ارب زیادہ ہے۔ سنٹر ایکسائز ڈیوٹی کا ہدف 52- ارب روپے رکھا گیا ہے کسٹم ڈیوٹی کا ہدف 73- ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ٹیکسوں کے ہدف میں 88- ارب 36 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔

برآمدات میں اضافہ اور درآمدات میں کمی

سالانہ ترقیاتی پلان برائے 2001-2000ء میں برآمدات میں 11 فیصد اضافے اور درآمدات میں 2 فیصد کمی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق آئندہ سال میں جی ڈی پی کی شرح 5 فیصد، زرعی ترقی کی شرح 3ء9 فیصد اور صنعتی ترقی کی شرح 6ء2 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے خصوصی پراجیکٹس اور اسکیمیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مختلف شعبوں کا بجٹ

نئے بجٹ میں ابلاغ عامہ کیلئے 12 کروڑ 69 لاکھ روپے، واپڈا کیلئے 14- ارب 98 کروڑ 30 لاکھ روپے، امن و امان کیلئے 10- ارب 12- کروڑ، تعلیم کے لئے ایک ارب 86 کروڑ، صحت کے لئے 10 کروڑ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کیلئے 12- ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

دفاعی بجٹ میں اضافہ ہوا ہے

وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ وفاقی سطح پر ٹیکسوں کی تعداد میں کمی کے بعد صوبائی سطح پر بھی ٹیکسوں میں کمی کی جائے گی۔ ملکی سلامتی و دفاع کے لئے پاک فوج نے جتنی رقم حکومت سے مانگی ہے وہ فراہم کر دی جائے گی۔

دفاعی اخراجات میں کمی کی بجائے 10 فیصد اضافہ ہوا ہے کیونکہ پنشن کیلئے رقم الگ رکھی گئی ہے جس وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دفاعی اخراجات میں کمی کی گئی ہے جبکہ حقیقت میں دفاعی اخراجات 10 فیصد بڑھے ہیں۔

35- کروڑ روپے کی بچت

قومی اسمبلی اور سینٹ ختم ہونے سے حکومت کو نئے مالی سال میں تقریباً 35 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔

البمبوز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر1 ربوہ۔
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
منی موٹرز
54۔ انڈسٹریل ایریا گلبرگ III
لاہور فون 5873384, 5712119
ناغہ بروز جمعہ۔ اتوار کو کھلی رہتی ہے

جلسہ پر جانے والے متوجہ ہوں
جلسہ سالانہ برطانیہ پر جانے والے احباب کے حسب سابق ارزاں ٹکٹ اور تمام سفری انتظامات کیلئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں۔ جہاز پر نشست کی کنفرمڈ بکنگ اور گروپ کی صورت میں کرائے میں خصوصی سہولت کیلئے جلد رجوع کریں
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

مربہ جات، جام، اچار
مختلف اقسام اور اعلیٰ کوالٹی میں تھوک و پرچون دستیاب ہیں۔ رابطہ بٹ کلاتھ ہاؤس
یادگار روڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P.A. ،C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم۔ سیٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

The Vision of tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6366588-6367099-6310449